ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

نیت کی اہمیت

نیت کی اھمیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

نیت کی اھمیت

قِیامت کی دہشتوں سے نَجات پانے کا نسخہ

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔

(اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب، ۵/۲۷۷، حدیث ۸۱۷۵)(ثواب بڑھانے کے نسخے)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے "**ثواب بڑھانے کے نُسخے**" میں نیت کی فضیلت پر مبنی 3 فرامینِ مصطفٰی نقل فرماتے ہیں:

1- مسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲) 2- اچھّی نیّت بندے کو جنّت میں داخِل کرے گی۔(اَلْفِردَوس ج ۴ ص ۳۰۵ حدیث ۶۸۹۵) 3- جس نے نیکی کا ارادہ کیا پھر اُسے نہ کیا تو اُس کے لیے ایک نیکی لکّھی جائے گی۔(مُسلِم ص ۷۹ حدیث ۱۳۰)

بیان کرنے کی نیّتیں

پارہ14، سورہ نحل آیت 125

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ

(ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے)اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم: بَلِّغُوۡا عَنِّیۡ وَ لَوۡ آیَۃ۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا * نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا * اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلمیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا * مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا * قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا * نظر کی حفاظت بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

نیت کی اہمیت

بیان سننے کی نیّتیں

* نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا * ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا * ضَرورتاً سِمٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا * دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا * صلّوا عَلَی الحَبیب، اُذکُرُوا اللہ، تُوبُوا اِلَی اللہ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا * بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافَحہ اور انفِرادی کوشش کروں گا۔

صلّوا عَلَی الحَبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

پھولا پھلا باغ منٹوں میں تاراج

حضرت سیدنا عیسیٰ روحُ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے آسمان پر اٹھا لئے جانے کے تھوڑے دنوں بعد کا واقعہ ہے کہ یمن میں "صنعا" شہر سے دو کوس کی دوری پر ایک باغ تھا جس کا نام "ضَروان تھا۔ اس باغ کا مالک بہت ہی نیک نفس اور سخی آدمی تھا۔ اُس کا دستور یہ تھا کہ پھلوں کو توڑنے کے وقت وہ فقیروں اور مسکینوں کو بلاتا تھا اور اعلان کر دیتا تھا کہ جو پھل ہوا سے گر پڑیں یا جو ہماری جھولی سے الگ جا کر گریں

وہ سب تم لوگ لے لیا کرو۔ اس طرح اس باغ کا بہت سا پھل فقراء و مساکین کو مل جایا
کرتا تھا۔ باغ کا مالک فوت ہو گیا تو اُس کے تینوں بیٹے اس باغ کے مالک ہوئے مگر یہ تینوں
بہت بخیل تھے ۔ ان لوگوں نے آپس میں طے کر لیا کہ اگر فقیروں اور مسکینوں کو ہم
لوگ بلائیں گے تو بہت سے پھل یہ لوگ لے جائیں گے اور ہم لوگوں کے اہل و عیال کی
روزی میں تنگی ہو جائے گی۔ چنانچہ ان تینوں بھائیوں نے قسم کھا کر یہ طے کر لیا کہ
سورج نکلنے سے قبل ہی چل کر ہم لوگ باغ کا پھل توڑ لیں تا کہ فقراء و مساکین کو خبر ہی
نہ ہو۔ ان لوگوں کی بد نیتی کی نحوست نے یہ اثر بد دکھایا کہ ناگہاں رات ہی میں اللہ تعالیٰ
نے باغ میں ایک آگ بھیج دی۔ جس نے پورے باغ کو جلا کر خاک سیاہ کر ڈالا اور ان
لوگوں کو اس کی خبر بھی نہ ہوئی۔ یہ لوگ اپنے منصوبہ کے مطابق رات کے آخری حصے
میں نہایت خاموشی کے ساتھ پھل توڑنے کے لئے روانہ ہو گئے اور راستہ میں چپکے چپکے
باتیں کرتے تھے تا کہ فقیروں اور مسکینوں کو خبر نہ مل جائے۔ لیکن یہ لوگ جب باغ
کے پاس پہنچے تو وہاں جلے ہوئے درختوں کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ چنانچہ ایک بول پڑا کہ
ہم لوگ راستہ بھول کر کسی اور جگہ چلے آئے ہیں مگر ان میں سے جو بہ نسبت دوسرے
بھائیوں کے کچھ نیک نفس تھا۔ اُس نے کہا کہ ہم راستہ نہیں بھولے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے
ہمیں پھلوں سے محروم کر دیا ہے لہٰذا تم لوگ اللہ کا ذکر کرو۔ انہوں نے یہ پڑھنا شروع
کر دیا کہ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ یعنی ہمارے رب کے لئے پاکی ہے ہم لوگ یقیناً

ظالم ہیں (کہ ہم نے فقراء ومساکین کا حق مار لیا) پھر وہ تینوں بھائی ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور آخر میں یہ کہنے لگے کہ عَسٰی رَبُّنَآ اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿32﴾ (پ29، القلم:32) ترجمہ کنزالایمان: امید ہے کہ ہمیں ہمارا رب اس سے بہتر بدل دے ہم اپنے رب کی طرف رغبت لاتے ہیں۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب انہوں نے سچے دل سے توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی توبہ قبول فرما کر انہیں اس کے بدلے ایک دوسرا باغ عطا فرما دیا جس میں بہت زیادہ اور بڑے بڑے پھل آنے لگے۔ اس باغ کا نام "حَیَوان" تھا اور اس میں ایک انگور اتنا بڑا ہوتا کہ اُس کا ایک خوشہ ایک خچر کا بوجھ ہو جایا کرتا تھا۔ حضرت ابو خالد یمانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کا بیان ہے کہ میں اُس باغ میں گیا تو میں نے دیکھا کہ اُس باغ میں انگوروں کے خوشے حبشی آدمی کے قد کے برابر تھے۔

(تفسیر صاوی، ج ۶، ص ۲۲۱۶، پ۲۹، القلم: ۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعہ سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ سخاوت اور نیک نیتی کا اثر مال میں خیر و برکت اور فراوانی کا سبب ہے جبکہ بخیلی و بدنیتی کا نتیجہ مال کی ہلاکت و بربادی کا باعث ہوتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ سچی توبہ کرلینے سے اللہ تعالیٰ زائل شدہ نعمت سے بڑی اور بڑھ کر نعمت عطا فرما دیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہر جائز و نیک کام میں اپنا مال خرچ کرنے سے پہلے رضائے الٰہی کے ساتھ اچھی اچھی نیتیں بھی کرلیا

کریں اور غریبوں کی دل کھول کر مدد بھی کیا کریں۔ اس کے علاوہ دیگر نیک کاموں مثلاً نماز کے لیے وضو کرنے، مسجد کی طرف جانے، مسلمانوں کو سلام و مصافحہ کرنے۔ نماز کے بعد ہونے والے درس وبیان میں شرکت کرنے ، کھانا کھانے ،سونے اور سو کر بیدار ہونے، تیل لگانے، آنکھوں میں سرمہ لگانے خوشبو لگانے جیسے نیک وجائز کاموں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کرنے کی نیت کے ساتھ ساتھ دیگر اچھی اچھی نیتیں بھی کرلی جائیں تو اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیت کا ثواب ضرور عطا فرمائے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! عمل کی قَبولیَّت کے لئے ثوابِ آخِرت کی نیّت ناگزِیر(یعنی ضَروری) ہے چُنانچِہ پارہ 15 سورہ بنی اسراءیل کی اُنیسویں آیتِ کریمہ میں اللہ تبارَكَ وَ تَعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىِٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا	ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو آخِرت چاہے اور اُس کی سی کوشِش کرے اور ہو ایمان والا تو انہیں کی کوشِش ٹھکانے لگی۔

اِس آیتِ کریمہ کے تَحت صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: عمل کی قَبولیَّت کے لئے تین چیزیں درکار ہیں:(۱) طالبِ آخِرت ہونا یعنی نیّت نیک (اچّھی نیّت ہو) (۲) سَعی

نیت کی اہمیت

(کوشش)یعنی عمل کو بَاہتِمام اس کے حُقُوق کے ساتھ ادا کرنا(۳) ایمان جو سب سے زِیادہ ضَروری ہے۔ (خزائن العرفان ص ۵۵۴)

آیئے نیّت کی اَہمیَّت دل میں اُجاگر کرنے کیلئے ''چل مدینہ'' کے سات حروف کی نسبت سے اچھی نیّت کی فضیلت پر مبنی 7 فرامینِ مصطفٰی سماعت کیجئے:

(1)اعمال کادارومدار نیّتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وُہی ہے جس کی وہ نیّت کرے۔

(بُخاری ج ۱ ص ۶ حدیث ۱)

اِس حدیثِ پاک کے بارے میں شارِحِ بخاری حضرت مفتی شریف الحق اَمجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اِس حدیث کا یہ مطلب ہوا کہ اعمال کا ثواب نیّت ہی پر ہے، بِغیر نیّت کسی ثواب کا اِستِحقاق (یعنی حقدار) نہیں۔

(نزھۃُ القاری ج ۱ ص ۱۷۲)

(2) مسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

(3) سچی نیّت سب سے افضل عمل ہے۔(اَلْجَامِعُ الصَّغِیر ص ۸۱ حدیث ۱۲۸۴)

(4)اچّھی نیّت بندے کو جنّت میں داخِل کرے گی۔(اَلْفِردَوس بمأثور الْخَطّاب ج ۴ ص ۳۰۵ حدیث ۶۸۹۵)

(5) اللہ عزوجل آخِرت کی نیّت پر دنیا عطا فرما دیتا ہے لیکن دنیا کی نیّت پر آخِرت عطا فرمانے سے انکار کر دیتا ہے۔(اَلزُّھدُ لِابن مُبارَک ص ۱۹۳ حدیث ۵۴۹)

(6) سچی نیّت عرش سے معلّق ہے پس جب کوئی بندہ سچی نیّت کرتا ہے تو عرش ہلنے لگ جاتا ہے، پھر اُس بندے کو بخش دیا جاتا ہے۔ (تاریخ بغداد ج ۱۲ ص ۴۴۴ حدیث ۶۹۲۶)

(7) جس نے نیکی کا اِرادہ کیا پھر اُسے نہ کیا تو اُس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (صحیح مسلم ص ۷۹ حدیث ۱۳۰)

اچّھی اچّھی نیّتوں کا ہو	خدا جذبہ عطا
بندۂ مُخلِص بنا،	کر عَفو میری ہر خطا

(نیکی کی دعوت، ص ۹۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیث مبارکہ سے نیت کی اہمیت وفضیلت معلوم ہوئی، لہذا ہمیں بھی حصول ثواب کی خاطر ہر جائز ونیک کام سے قبل اچھی اچھی نیتیں کرلینی چاہئیں تاکہ ہمارے نامہ اعمال میں اس کی برکت سے ثواب کا ذخیرہ اکٹھا ہوتا رہے۔

مباح کام اچھی نیت سے عبادت ہو جاتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَہُت سارے کام مُباح ہیں، مُباح اُس جائز عمل یا فِعل (یعنی کام) کو کہتے ہیں جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو یعنی ایسا کام کرنے سے نہ ثواب ملے نہ گناہ۔ مَثَلاً کھانا پینا، سونا، ٹہلنا، دولت اِکٹّھی کرنا، تحفہ دینا، عمدہ یا زائد لباس پہننا وغیرہ کام مُباح ہیں۔ اگر تھوڑی سی توجُّہ دی جائے تو مُباح کام کو عبادت بنا کر اُس پر ثواب کمایا

جاسکتا ہے ، اِس کا طریقہ بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت ، امامِ اہلِسنّت ، مجدّدِ دین وملّت ، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ہر مُباح (یعنی ایسا جائز عمل جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو) نیّتِ حَسَن (یعنی اچّھی نیّت) سے مُستَحَب ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج ۸ ص ۴۵۲) فُقَہائے کرام رحمھم اللہ السلام فرماتے ہیں: مُباحات (یعنی ایسے جائز کام جن پر نہ ثواب ہو نہ گناہ ان) کا حکم الگ الگ نیّتوں کے اِعتِبار سے مختلف ہو جاتا ہے ، اس لئے جب اس سے (یعنی کسی مباح سے) طاعات (یعنی عبادات) پر قُوَّت حاصِل کرنا یاطاعات (یعنی عبادات) تک پہنچنا مقصود ہو تو یہ (مُباحات یعنی جائز چیزیں بھی) عبادات ہوں گی مثلًا کھانا پینا ، سونا ، حُصولِ مال اور وَطی کرنا

۔ (اَیضاً ج ۷ ، ص ۱۸۹ ، رَدُّالْمُحتار ج ۴ ص ۷۵)

مباح کام میں اچھی نیتیں نہ کرنے والے نقصان میں ہیں

اگر کوئی مُباح کام بُری نیّت سے کیا جائے تو بُرا ہو جائے گا اور اچّھی نیَّت سے کیا جائے تو اچّھا اور کچھ بھی نیّت نہ ہو تو مُباح رہے گا اور قِیامت کے حساب کی دُشواری دَر پیش ہو گی۔ لہٰذا عقلمند وُہی ہے کہ ہر مُباح کام میں کم از کم ایک آدھ اچّھی نیّت کر ہی لیا کرے ، ہو سکے تو زیادہ نیتیں کرے کہ جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ ہوں گی اُتنا ہی ثواب زیادہ ملے گا۔ نیّت کا یہ بھی فائدہ ہے کہ نیّت کرنے کے بعد اگر وہ کام کسی وجہ سے نہ کر سکا تب بھی نیّت کا ثواب مل جائے گا جیسا کہ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس نے

نیکی کا ارادہ کیا پھر اُسے نہ کیا تو اُس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی۔

(صحیح مسلم، ص ۷۹ حدیث ۱۳۰)

نیت نہ کرنے کے نقصان اور کرنے کے فائدے کی روایت

مُحقِّق عَلَی الِاْطلاق، خاتِمُ المُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: روایت میں آیا ہے، جب فرِشتے بندوں کے اعمال ناموں کو آسمانوں پر لے کر جاتے اور دربارِ الٰہی میں پیش کرتے ہیں تو اللہ تعالٰی فرماتا ہے: اَلْقِ تِلْكَ الصَّحِيْفَةَ اَلْقِ تِلْكَ الصَّحِيْفَةَ یعنی "اِس نامۂ اعمال کو پھینک دو، اِس نامۂ اعمال کو پھینک دو۔" فرِشتے عَرض کرتے ہیں: یا اللہ! تیرے اِس بندے نے جو نیک اَعمال کیے ہیں ان کو ہم نے دیکھ کر اور سُن کر لکھا ہے۔ اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے کہ لَمْ يُرِدْ وَجْهِیْ یعنی "اِس بندے نے ان اعمال میں میری رِضا کی نیّت نہیں کی تھی،" اِس لیے یہ میرے دربار میں مقبول نہیں۔ پھر ایک دوسرے فرِشتے کو اللہ تعالٰی یہ حکم فرماتا ہے کہ اُكْتُبْ لِفُلَانٍ كَذَا وَكَذَا یعنی "فُلاں بندے کے نامۂ اعمال میں فُلاں فُلاں عمل لکھ دے۔" فرِشتہ عَرض کرتا ہے: "یا اللہ! یہ عمل تو اس بندے نے نہیں کیا!" اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: گو اس نے یہ عمل نہیں کیا مگر اِس کی نیّت تو اِس عمل کے کرنے کی تھی اس لیے میں اس کی نیّت پر اس کو اس عمل کا اَجر دوں گا۔ (حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج ۲ ص ۳۵۶ رقم ۲۵۴۸ وغیرہ) حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبد الحق مُحدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ

نیت کی اہمیت

اللہ القوی مزید فرماتے ہیں: حدیثِ مبارک میں یہ بھی آیا ہے، نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ
یعنی" مومِن کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔" (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج٦ ص١٨٥ حدیث
٥٩٤٢) ظاہِر ہے کہ نیک عمل پر تو ثواب اُسی وقت ملے گا جب کہ نیّت اچّھی ہو اور اگر
نیّت بُری ہو تو نیک عمل پر کوئی ثواب ہی نہیں، مگر اچّھی نیّت پر تو بہَر حال ثواب ملے گا
خواہ عمل کرے یا نہ کرے۔ اس لیے کہ مومِن کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ اسی
لیے بعض بُزرگانِ دین رحمھم اللہ المبین نے فرمایا ہے ؎

ہر کرا اندر عمل اِخلاص نیست	
در جہاں از بندگانِ خاص نیست	

یعنی جس کے عمل میں اِخلاص نہیں وہ دُنیا میں اللہ عزوجل کے خاص بندوں
میں سے نہیں ہے ؎

ہر کرا کار از برائے حق بُوَد	
کارِ او پیوستہ بارونق بُوَد	

یعنی جس کا عمل رِضائے ربِّ لَم یَزَل کے لیے ہوتا ہے ہمیشہ اُس کا عمل بارونق
رہا کرتا ہے۔ (اشعۃُ اللمعات ج١ ص٣٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھی نیتوں کی توفیق کیسے ملتی ہے

حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ہر مُباح کام (یعنی جائز کام جس کے کرنے میں نہ ثواب ہو نہ گناہ) ایک یا زیادہ نیتوں کا اِحتِمال (یعنی امکان) رکھتا ہے جس کے ذَرِیعے وہ مُباح کام عمدہ عبادات میں سے ہو جاتا ہے اور اس کے ذَرِیعے بُلند دَرَجات حاصِل ہوتے ہیں۔ وہ انسان کتنے بڑے نقصان میں ہے جو مُباح کاموں کو اچّھی نیتوں کے ذَرِیعے ثواب والے کام بنانے کے بجائے جانوروں کی طرح غفلت سے بجالاتا اور خود کو ثوابوں سے محروم رکھتا ہے۔ بندے کے لیے مناسِب نہیں کہ کسی خطرے (یعنی ذِہن میں آنے والے خیال) لَحظے (لَح۔ظے یعنی لمحے) اور اُٹھائے جانے والے قدم کو حقیر یعنی غیر اہم جانے، کیوں کہ ان تمام کاموں کے بارے میں قِیامت کے دن سُوال ہو گا کہ کیوں کیا تھا؟ اور اس سے مقصود کیا تھا؟ یہ بات (یعنی مُباح کا اچّھی نیّت کے ذَرِیعے عبادت بن جانا) صِرف اُن مُباح اُمُور کے بارے میں ہے جن میں کراہَت نہ ہو۔ اِسی لیے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: حَلَالُهَا حِسَابٌ وَّ حَرَامُهَا عَذَابٌ۔ یعنی اِس کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں عذاب۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الخَطّاب ج ۵ ص ۲۸۳ حدیث ۸۱۹۲) مزید فرماتے ہیں: جس کے دل میں آخِرت کی بھلائیاں اکٹھّی کرنے کا جذبہ ہوتا ہے اُس کیلئے اِس طرح کی نِیّتیں کرنا آسان ہوتا ہے البتّہ جس کے دل میں دُنیوی نعمتوں کا غَلَبہ ہو اُس کے دل میں اِس طرح کی نِیّتیں نہیں آتیں بلکہ کوئی یاد دلائے تب بھی اُس کے اندر اِس قسم کی نیّتوں کا جذبہ

نیت کی اہمیت

پیدا نہیں ہوتا اور اگر نیّت ہو بھی تو مَحض ایک خیال سا ہوتا ہے حقیقی نیت سے اِس کا کوئی تعلُّق نہیں ہوتا! (اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۹۸)

نیت کسے کہتے ہیں

یادرکھئے! نیّت، دل کے پختہ اِرادے کو کہتے ہیں خواہ وہ کسی چیز کا ہو۔ اور شریعت میں (نیّت) عبادت کے اِرادے کو کہتے ہیں۔

(نُزھۃُ القاری ج ۱ ص ۱۶۹)

نیّت کے بارے میں پانچ اَہم مَدَنی پھول

{۱} بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی نیک کام کا ثواب نہیں ملتا {۲} جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ {۳} نیّت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، دل میں نیّت ہوتے ہوئے زبان سے بھی دوہرالینا زیادہ اچّھا ہے، دل میں نیّت موجود نہ ہونے کی صورت میں صِرف زبان سے نیّت کے الفاظ ادا کر لینے سے نیّت نہیں ہو گی {۴} کسی بھی عملِ خیر میں اچّھی نیّت کا مطلب یہ ہے کہ جو عمل کیا جا رہا ہے دل اُس کی طرف مُتوجِّہ ہو اور وہ عمل رِضائے الٰہی عزوجل کیلئے کیا جا رہا ہو، اِس نیّت سے عبادات کو ایک دوسرے سے الگ کرنا یا عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ یاد رہے! صِرف زَبانی کلام یا سوچ یا بے توجہی سے ارادہ کرنا ان سب سے نیّت کوسوں دور ہے کیونکہ نیّت اس بات کا نام ہے کہ دل اس کام کو کرنے کیلئے بالکل تیّار ہو یعنی عزمِ مُصَمَّم اور پکا ارادہ ہو {۵} جو اچّھی

نیّتوں کا عادی نہیں اُسے شُروع میں بہ تکلُّف اس کی عادت بنانی پڑے گی، مطلوبہ نیک کام شروع کرنے سے قبل کچھ رک کر موقع کی مناسبت سے سر جُھکائے، آنکھیں بند کئے ذِہن کو مختلف خیالات سے خالی کر کے نیتوں کیلئے یکسُو ہو جانا مُفید ہے، اِدھر اُدھر نظریں گُھماتے، بدن سہلاتے کُھجاتے، کوئی چیز رکھتے اٹھاتے یا جلد بازی کے ساتھ نیّتیں کرنا چاہیں گے تو شاید نہیں ہو پائیں گی۔ نیّتوں کی عادت بنانے کیلئے اِن کی اَہَمِّیَّت پر نظر رکھتے ہوئے آپ کو سنجیدَگی کے ساتھ پہلے اپنا ذِہن بنانا پڑے گا۔

(ثواب بڑھانے کے نسخے، ص ۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچّھی نیّت اچّھا اور بُری نیّت بُرا پھل لاتی ہے۔ بلکہ بَسا اوقات بُری نیّت کا بُرا پھل ہاتھوں ہاتھ ظاہِر ہو جاتا ہے۔ اس ضِمن میں **دو حکایات** پیشِ خدمت ہیں چُنانچِہ

(1) انوکھی گائے

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ایک بادشاہ ایک بار اپنی سلطنت کے دَورے پر نکلا۔ اِس دَوران ایک شخص کے پاس اُس کا قِیام ہوا، (مَیزبان بادشاہ کو جانتا نہ تھا) میزبان نے شام کو اپنی گائے کو دَوہا تو بادشاہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اُس سے 30 گایوں کے برابر دودھ نکلا! اُس نے دل ہی دل میں وہ انوکھی گائے چھین لینے کی بُری نیّت کر لی۔ دوسرے روز شام کو اُس گائے سے آدھا دودھ نکلا، بادشاہ

نے جب تَعَجُّب کا اظہار کیا تو میزبان کہنے لگا: ’’ بادشاہ نے اپنی رِعایا کے ساتھ ظلم کی نیّت کی ہے جس کی نُحُوست سے آج دودھ آدھا ہو گیا ہے کہ جب بادشاہ ظالِم ہو تو بَرَکت ختم ہو جاتی ہے ‘‘ یہ حیرت اِنگیز اِنکشاف سُن کر بادشاہ نے انوکھی گائے ظُلماً چِھین لینے کی نیّت ختم کر دی۔ چُنانچِہ دوسرے دن گائے نے پھر اُتنا ہی دودھ دیا جتنا پہلے دیا تھا۔ اِس واقِعے سے بادشاہ کو بَہُت عبرت حاصِل ہوئی اور اُس نے اپنی رِعایا پر ظُلم کرنا بند کر دیا۔

(مُلَخَّص از شُعَبُ الْاِیمان ج ۶ ص ۵۳ رقم ۷۴۷۵)

(2) گنّے کا ٹھنڈا میٹھا رس

ایران کے بادشاہوں کا لقب پہلے ’’کِسریٰ‘‘ ہوا کرتا تھا جس طرح مِصر کے تمام بادشاہ ’’ فرعون ‘‘ کہلاتے تھے۔ ایک بار ایک بادشاہِ کسریٰ اپنے لشکر سے بچھڑ کر کسی باغ کے دروازے پر جا پہنچا، اُس نے پینے کیلئے پانی مانگا تو ایک بچّی گنّے کا ٹھنڈا میٹھا رس لے آئی۔ بادشاہ نے پیا تو بَہُت لذیذ تھا، اُس نے بچّی سے اِستِفسار کیا (یعنی پوچھا): کیسے بناتی ہو؟ اُس نے بتایا کہ اِس باغ میں بَہُت اعلیٰ قسم کے گنّوں کی پیداوار ہوتی ہے، ہم اپنے ہاتھوں سے گنّے نِچوڑ کر رس نکال لیتے ہیں! بادشاہ نے ایک اور گلاس کی فرمائش کی، وہ لینے گئی، اِس دَوران بادشاہ کی نیّت خراب ہو گئی اور اس نے طے کر لیا کہ میں یہ باغ زبردستی لے کر دوسرا باغ ان کو دیدوں گا۔ اِتنے میں وہ بچّی روتی ہوئی آئی اور کہنے لگی:

ہمارے بادشاہ کی نیّت خراب ہو گئی ہے۔ بادشاہ بولا: تمہیں اِس کا کیسے عِلم ہوا؟ کہنے لگی: " پہلے بآسانی رس نِچُڑ جاتا تھا لیکن اب کی بار خوب زور لگانے کے باوُجُود بھی میں رس نہ نکال سکی۔" بادشاہ نے فوراً باغ چھیننے کی بُری نیّت تَرک کر دی اور کہا: ایک بار پھر جاؤ اور کوشِش کرو۔ چُنانچِہ وہ گئی اور بآسانی رس نکال کر لانے میں کامیاب ہو گئی۔

(حیاۃ الحیوان الکبریٰ ج ا ص ۲۱۶، المنتظم فی تاریخ الملوک والامم لابن الجوزی ج ۱۶ ص ۳۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے بری نیت کا برا انجام ملاحظہ کیا ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی کوئی نیک و جائز کام کریں تو اچھی اچھی نیتیں بھی کر لینی چاہیے اور بری نیتوں سے بچتے رہنا چاہیے۔ اسی طرح جب کسی سنّت وغیرہ پر عمل کرنے کا موقع ملے تو اُس وقت دل میں نیّت حاضِر ہونی ضَروری ہے۔ مَثَلاً کپڑے پہنتے وَقت پہلے سیدھی آستین میں ہاتھ ڈالا، یا اُتارتے وَقت اُلٹی آستین سے پَہَل کی، اِسی طرح جوتے پہننے اُتارنے میں حسبِ عادت یہی ترکیب بنی یہ سب سنّتیں ہیں مگر عمل کرتے وَقت سُنَّت پر عمل کی بِالکل ہی نیّت دل میں نہیں تھی تو یہ عمل "عبادت" نہیں، "عادت" کہلائے گا سنَّت کا ثواب نہیں ملے گا۔

نیت کے متعلق ایک معلوماتی فتویٰ

"دارُ الافتاء اہلسنَّت" کا نیّت کے مُتَعلِّق ایک معلوماتی فتویٰ مُلاحَظہ فرمایئے: بے شک بِغیر نیّت کے کسی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا بلکہ اس طرح یہ (بِلا نیّت کی جانے والی)

نیت کی اہمیت

عبادَتیں ''عادَتیں'' بن جاتی ہیں۔ کسی عملِ خیر میں نیَّت کا مطلب یہ ہے کہ جو عمل کیا جارہاہے دل اس کی طرف مُتَوَجِّہ ہو اور وہ عمل اللہ تعالیٰ کی رِضا کے لئے کیا جارہا ہو، اس نیَّت سے عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس سے پتا چلا کہ دل کا مُتَوَجِّہ ہونا اور اللہ تعالیٰ کی رِضا پیشِ نظر ہونا ہی نیَّت ہے اور اِسی سے عبادت اور عادت میں فرق ہوتا ہے لہٰذا اگر عبادت میں نیّت کرلی جائے تو ثواب ملتا ہے اور اگر نیَّت نہ کی جائے تو عمل عادت بن جاتا ہے اور اس پر ثواب بھی نہیں ملتا جیسا کہ حضرت علّامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں: اَلنِّیَّۃُ لُغَۃً: اَلْقَصْدُ وَشَرْعاً تَوَجُّہُ الْقَلْبِ نَحْوَالْفِعْلِ ابْتِغَاءً لِّوَجْہِ اللہِ وَالْقَصْدُ بِھَا تَمْیِیْزُ الْعِبَادَۃِ عَنِ الْعَادَۃِ۔ یعنی نیّت کے لُغوی معنیٰ ہیں: ''قصدوارادہ'' اور شرعی معنیٰ ہیں: جو عمل کرنے لگے ہیں، دل کو اُس کی طرف مُتَوَجِّہ کرنا اور وہ عمل اللہ عزوجل کی رِضا کے لئے کیا جارہا ہو اور نیَّت سے ''عبادت'' اور ''عادت'' میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ (مِرقاۃُ المفاتیح ج ۱ ص ۹۴) لیکن اس کے ساتھ یہ یادرہے کہ بہُت سے اعمال ایسے ہیں کہ جن میں ہم محسوس کرتے ہیں کہ یہ محض عادت کے طور پر کر رہے ہیں حالانکہ اِس میں بھی ''عبادت کی نیَّت'' موجود ہوتی ہے اور اس کا اِحساس اِس لئے کم ہوتا ہے کہ ابتِداءً یابطورِ خاص جس قَدَر توجُّہ دی جاتی ہے وہ بارہا عمل کرنے کی وجہ سے برقرار نہیں رہتی۔ ہاں اگر اَصلاً (یعنی بِالکل) ہی نیَّت کچھ نہ ہو تو اُس پر واقعی کوئی ثواب نہیں۔ وَاللہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ اَعلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے نیت کی برکت سے ایک مباح کام جسے ہم عادت کے طور پر کرتے ہیں اگر یہ کام انجام دینے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرلی جائیں تو یہ ہماری عادت عبادت بن جائے گی اور ہمارے نامہ اعمال میں ڈھیروں نیکیاں لکھی جائیں گی۔ لہٰذا سمجھدار وہی ہے جو ثواب اکٹھا کرنے کے لیے اچھی اچھی نیتیں کرتا رہے۔ ہمارے بزرگان دین رحمہم اللہ المبین بھی ہر جائز و نیک کام سے پہلے نیتیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ

پہلے کے مسلمان باقاعدہ علمِ نیت سیکھتے تھے

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے فرمایا: "جیسے سَلَف (یعنی پہلے کے مسلمان) عِلم حاصِل کرتے تھے اسی طرح عمل کیلئے علمِ نیّت بھی سیکھتے تھے۔" (قُوتُ القلُوب ج ۲ ص ۲۷۴) حضرتِ سیِّدُنا سَری سَقَطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: "خلوصِ نیّت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھنا تیرے لیے سَتّر احادیث لکھنے سے بہتر ہے۔" یا یہ فرمایا کہ "سات سو احادیث لکھنے سے بہتر ہے۔" (قُوتُ القلُوب ج ۲ ص ۲۷۴) حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مبارَک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: "کئی چھوٹے عمل ایسے ہیں جن کو نیّت بڑا عمل بنادیتی ہے۔" (ایضاً ص ۲۷۵)

ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں ہر کام میں نیّت پسند کرتا ہوں حتّٰی کہ کھانے، پینے، سونے اور بیتُ الخلا (یعنی لیٹرین) میں داخِل ہونے کیلئے بھی۔ (اِحیاءُ

نیت کی اہمیت

العُلوم ج ۵ ص ۹۸)

ایک صاحِب چھت پر بال بنا رہے تھے، اُنہوں نے اپنی بیوی کو آواز دی کہ میری کنگھی لانا۔ عورَت نے پوچھا: کیا آئینہ بھی لیتی آؤں؟ وہ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر فرمایا: ہاں۔ کسی سُننے والے نے جواب فوراً نہ دینے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: میں نے ایک نیّت کے ساتھ اپنی زوجہ کو کنگھی لانے کے لیے کہا تھا، جب اُنہوں نے آئینہ لانے کا پوچھا تو اُس وقت آئینے کے سلسلے میں میری کوئی نیّت نہ تھی لہٰذا میں نے نیّت بنانے کیلئے غور و فکر کیا، حتّٰی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نیّت عنایت فرمائی اس پر میں نے کہدیا: ہاں۔ وہ بھی لے آیئے۔ (قُوتُ القلُوب ج ۲ ص ۲۷۴)

غار کا عابد

لوگوں کو دکھانے اور واہ واہ کروانے کی نیّت سے کئے جانے والے پہاڑ جتنے بڑے بڑے اَعمال بھی نامقبول ہوتے ہیں چُنانچِہ منقول ہے: بنی اسرائیل کے ایک عابِد (یعنی عبادت کرنے والے) نے ایک غار میں چالیس برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ فرِشتے اُس کے اعمال لے کر آسمانوں پر جاتے اور وُہ قَبول نہ کیے جاتے۔ فرِشتوں نے عرض کی: ”اے ہمارے پَرْوَرْدَگار تیری عزّت کی قسم! ہم نے تیری طرف صحیح (اعمال) اُٹھائے ہیں۔“ اللہ عزوجل فرماتا ہے: اے میرے فرِشتوں! تم نے سچ کہا، مگر (عبادت میں اُس کی نیّت بُری ہوتی ہے) وہ چاہتا ہے کہ اِس کا مقام (سب کو) معلوم

ہو جائے (یعنی رِیا و شہرت کا طلبگار رہے) (ایضاً ص ۲۶۴)

ریاکار بیو قوفوں کا سر دار ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! کسی بھی نیک عمل کو کرتے وقت خالصۃً رضائے الٰہی کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ اپنی نیک نامی بڑھانے، عبادت وریاضت کا چرچا کروانے اور اپنے تقوی پرہیز گاری کی کہانی سنا کر لوگوں کو دکھانے سے ایک تو عمل ضائع ہو جاتا ہے، دوسرا یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضگی بھی لکھ دی جاتی ہے۔ یقینا رِیا کار بے وُ قُوفوں کا سردار ہے کہ کسی انسان کو اپنی ذات سے مُتأَثِّر کرنے، اُس کی طرف سے تعریفی کلمات سننے کی عارِضی لذّت پانے، اپنے آپ کو اُس کی نظر میں نیک بندہ بنانے کی تمنّا پر کہ وہ اِس کی طرف بہ نگاہِ تحسین (یعنی پسندید گی کی نظر سے) دیکھے اور یہ دل ہی دل میں لُطف اندوز ہو اور مَحض اس معمولی سی لذّت کے لئے ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والے عظیمُ الشّان اِنعامات کو داؤ پر لگا دیتا ہے اور اِس کی محرومی کی انتہا دنیا میں بھی یہ ہے کہ اکثر خود اِس پھٹکار کے حقدار رِیا کار کو پتا تک نہیں چلتا کہ دکھاوا کرکے جس کی نظر میں نیک بننا چاہتا تھا وہ مُتأثِر بھی ہوا یا نہیں! بِالفرض وہ مُتأثِر ہو بھی گیا اور اس نے تعریف کر بھی دی تب بھی عام طور پر اپنے بارے میں تعریفی کلمات سننا کم ہی کسی کو نصیب ہوتا ہے! اور اگر کسی نے منہ پر تعریف کر بھی دی تو ہلاکت ہی میں اضافہ ہو گا۔ یقین مانئے! اگر کسی آہ وزاری کرنے

نیت کی اہمیت

اور رونے والے یا عبادت کا اظہار کرنے والے کے بارے میں لوگوں کو پتا چل جائے کہ یہ رِیاکاری کر رہا ہے پھر تو اُس سے ٹھیک ٹھاک بد ظن ہو جائیں تو اب غور کر لے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سب کچھ معلوم ہے تو ایسی صورت میں اُس کی ناراضی کس قدر شدید ہوتی ہو گی!

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال، محمد الیاس عطار قادِری رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے نیت کی اہمیت اجاگر کرنے اور آخرت کے لیے ثواب اکٹھا کرنے کیلئے نیتوں کے بارے میں ایک مایہ ناز رسالہ بنام "ثواب بڑھانے کے نسخے" مرتب فرمایا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اس رسالے میں 72 کاموں کی مختلف نیتیں لکھیں ہیں۔ لہذا ہمیں بھی حصول ثواب کی خاطر حسبِ حال یعنی اپنی اُس وَقت کی قلبی کیفیّت اور موقع کی مناسَبَت سے نیّتیں کرنی چاہیے، تاہم علمِ نیّت رکھنے والا ان میں اضافہ کر سکتا ہے۔

آیئے اس رسالے سے چند کاموں کی اچھی نیتیں سنتے ہیں۔

(1) صبح سویرے یہ نیّت کر لیجئے

آج کا دن آنکھ، کان، زبان اور ہر عُضْو (یعنی جسم کے ہر حصے) کو گناہوں اور فُضولیات سے بچاتے ہوئے نیکیوں میں گزاروں گا۔ (ثواب بڑھانے کے نسخے)

(2) پانی پینے کی نیّتیں

* عبادت پر قُوَّت اور حسبِ ضَرورت کسبِ حلال کیلئے بھاگ دوڑ کیلئے طاقت

حاصِل کروں گا* گلاس بھرنے اور پینے کے دَوران ایک قطرہ بھی ضائع نہیں ہونے دوں گا* بیٹھ کر، بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر، اُجالے میں دیکھ کر، سیدھے ہاتھ سے ، چوس چوس کر، تین سانس میں پیوں گا* پی چکنے کے بعد الحمد للہ کہوں گا* گلاس میں بچے ہوئے پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں پھینکوں گا۔

(3) وُضو کی نیّتیں

* حکمِ الٰہی بجالاتے ہوئے وُضو کرتا ہوں * بِسۡمِ اللہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہ کہوں گا * اِتباعِ سنّت میں مِسواک کروں گا اوراِس کے ذَرِیعے ذِکر و دُرُود کیلئے منہ کی پاکیزگی حاصِل کروں گا * مکروہات اور * پانی کے اِسراف سے بچوں گا * فرائض، سُنَن اور مُستَحبّات کا خیال رکھوں گا * ہر عُضُو دھونے کے دَوران دُرُود شریف پڑھوں گا * فارغ ہو کر یہ دُعا: (اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنِیۡ مِنَ التَّوَّابِیۡنَ وَاجۡعَلۡنِیۡ مِنَ الۡمُتَطَھِّرِیۡنَ۔ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں بنادے اور مجھے پاکیزہ لوگوں میں شامل کردے۔) پڑھوں گا * آسمان کی طرف دیکھ کر کلمۂ شہادت اور سورۃ القدر پڑھوں گا * آخِر میں باطِنی وُضو کیلئے گناہوں سے توبہ کروں گا۔

(4) مسجد میں جانے کی نیّتیں

* نماز کے لئے جاتا ہوں * مُؤذِّن کی دعوت (یعنی نماز کیلئے بلانا) قَبول کرتا ہوں * جو مسلمان راستے میں ملا اُسے سلام کروں گا * سلام کرنے والے کو جواب دوں گا * بن

نیت کی اہمیت

پڑا تو کم از کم ایک مسلمان کو رغبت دلا کر نماز کیلئے ساتھ لیتا جاؤں گا* مسجد کی زیارت کروں گا* مسجد میں داخِل ہوتے وَقت سیدھے اور باہَر نکلتے وقت اُلٹے پاؤں سے پہل کر کے اِتباعِ سنّت کروں گا * داخِل ہونے اور باہَر نکلنے کی مسنون دعائیں (اوّل آخِر دُرُود شریف کے ساتھ) پڑھوں گا 2 اِعتِکاف کروں گا (اِس اِعتِکاف کے لئے روزہ شرط نہیں اور یہ ایک لمحے کا بھی ہوسکتا ہے) 2 مسلمانوں سے سلام و مُصافَحہ کروں گا * اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَ نَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا) کروں گا* نمازِ باجماعت میں مسلمانوں کے قُرب کی بَرَکتیں حاصِل کروں گا۔

خوشبو لگانے کی نیّتیں

اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے خوشبو بھی ایک بَہُت پیاری نعمت ہے، اِس کا استِعمال کرنا مُباح (یعنی نہ ثواب نہ گناہ) ہے، یہ نعمت اس طرح استِعمال کرنی چاہئے کہ عبادت بن جائے اور ثواب ہاتھ آئے۔ چُنانچِہ اِس کو "عبادت" بنانے کیلئے اچّھی اچھی نیّتیں کرنی ہونگی۔ مثلاً خوشبو لگانی ہے تو اُس کی شیشی اُٹھانے سے قبل اور اگر اُٹھا ہی لی ہے تو کھولنے سے پہلے یکسُوئی کے ساتھ، سر جُھکا کر ہو سکے تو آنکھیں بند کر کے اطمینان سے اور خوب توجُّہ کے ساتھ نیّتیں کیجئے۔ عِطر لگانے کے ذَرِیعے مختلف ثَوابات کمانے کا مشورہ دیتے ہوئے عارِف بِاللہ، مُحَقِّق عَلَی الاطلاق، خاتِمُ المُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں:

مُباح کاموں میں بھی اچّھی نیّت کرنے سے ثواب ملے گا، مَثَلًا خوشبو لگانے میں اِتّباعِ سنّت اور (مسجِد میں جاتے ہوئے لگانے پر) تعظیمِ مسجِد (کی نیّت بھی کی جاسکتی ہے)، فَرحَتِ دِماغ (یعنی دِماغ کی تازگی) اور اپنے اسلامی بھائیوں سے ناپسندیدہ بُو دُور کرنے کی نیّتیں ہوں تو ہر نیّت کا الگ ثواب ملے گا۔ (اشعۃ اللمعات ج۱ ص۳۷) یہاں حسبِ حال مزید نیّتیں بھی شامِل کی جاسکتی ہیں مَثَلًا بِسم اللہ پڑھ کر شیشی اٹھاؤں گا، بِسم اللہ پڑھ کر ڈَھکَّن کھولوں گا، بِسمِ اللہ پڑھ کر لگاؤں گا، مُسلمانوں اور فِرِشتوں کو خُوشبو سے فَرحَت (یعنی سُرور و خوشی) پہنچاؤں گا، (خُصُوصاً گرمی میں کپڑوں کے اندر اگر پسینے کی بدبُو ہو جاتی ہو تو یہ نیّت بھی کی جاسکتی ہے کہ) خود سے بدبُو دُور کر کے مسلمانوں کو غیبت سے بچاؤں گا، (نَماز سے قَبل لگانے میں یہ نیّت بھی شامل کر سکتے ہیں کہ) نَماز کیلئے زینت حاصِل کروں گا۔ خوشبو سُونگھ کر دُرُود شریف پڑھوں گا، (خوشبو نعمت ہے اِس لئے استِعمال کرنے اور سونگھنے میں بطورِ شکرِ الٰہی) اَلحَمدُ لِلّٰہ کہوں گا۔ خوشبو لگاؤں گا تاکہ عَقل میں اِضافہ ہو، اس سے دینی اَحکام (دینی تعلیم، دینی تدریس، سنّتوں بھرے بیان وغیرہ) سمجھنے میں مدد حاصِل کروں گا۔ "اِحیاءُ العلوم" میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "جس کی خوشبو اچھی ہو اُس کی عَقل میں اِضافہ ہوتا ہے۔" (اِحیاءُ العُلوم ج۵ ص۹۸)

خوشبو لگانے کی غلط نیّتوں کی نشاندہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوشبو لگانے میں اکثر شیطان غَلَط نیّت میں مُبتلا کر

نیت کی اہمیت

دیتاہے۔ لہٰذا عِطر لگانے میں اچّھی نیتوں کا خُصوصی اِہتمام ہونا چاہئے ۔ چُنانچِہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا ابو حامد امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کا فرمانِ عالی ہے: اِس نیّت سے خوشبو لگانا کہ لوگ واہ واہ کریں یا قیمتی خوشبو لگاکر لوگوں پر اپنی مالداری کا سکّہ بٹھانے کی نیّت ہو تو ان صُورتوں میں خوشبو لگانے والا گنہگار ہو گا اور خوشبو بروزِ قِیامَت مُردار سے بھی زِیادہ بدبودار ہو گی۔ (ایضاً)

دُنیا پسند کرتی ہے عطرِ گُلاب کو
لیکن مجھے نبی کا پسینہ پسند ہے

مدنی قافلے میں سفر کی نیت کی برکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مزید کاموں کی اچھی اچھی نیتیں جاننے کے لیے شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ ''ثواب بڑھانے کے نسخے'' مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے اور مطالعہ کر کے عمل کی نیت بھی کرلیجئے، اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بُطفیلِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بُری نیّتوں سے نَجات اور اچّھی نیّتوں کی عادات نصیب ہوں گی۔ آیئے مدنی قافلے میں شرکت کی نیت کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

کورنگی (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، میری فوج میں ملازَمت تھی اور میں ماڈَرن نوجوان تھا، اَلبتّہ نَماز پڑھا کرتا تھا۔ امی جان کی بیماری کے باعِث سخت تشویش تھی، ایک اسلامی بھائی نے اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے مَدَنی قافِلے میں سفر کی ترغیب دی، میں نے معذِرت چاہتے ہوئے اُن سے کہا: امّی جان سخت بیمار ہیں ایسی حالت میں انہیں چھوڑ کر سفر نہیں کر سکتا۔ اُنھوں نے مشورہ دیا: "آپ صِرف مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کر لیجئے کہ جب بھی موقع ملا کر لوں گا اور آج نَمازِ تہجُّد ادا کر کے گڑگڑا کر امّی جان کی صحّت یابی کیلئے دُعا فرمایئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضَرور کرم ہو گا۔" اُنہوں نے یہ بات کچھ ایسے دلنشین انداز میں کہی کہ دل کو لگ گئی اور میں نے سفر کی نیّت کر لی۔ رات اُٹھ کر تہجُّد ادا کر کے خوب رو رو کر دُعا مانگی، پھر نَمازِ فَجر کیلئے مسجِد کا رُخ کیا، واپَسی پر جب گھر پہنچا تو حیرت سے کھڑے کا کھڑا ہی رَہ گیا! کیا دیکھتا ہوں کہ میری وہ زار نَزار (یعنی کمزور) اور سخت بیمار امّی جان جو خود اُٹھ کر بیتُ الخَلا (یعنی واش روم) بھی نہیں جا سکتی تھیں بیٹھی اِطمینان سے کپڑے دھو رہی ہیں! میں نے عرض کی: امّی جان! آپ آرام فرمایئے کہیں طبیعت زِیادہ نہ بگڑ جائے، میں خود کپڑے دھولوں گا۔ اِس پر فرمایا: بیٹا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج مجھے نہ کوئی دَرد ہے نہ تکلیف، میں اپنے آپ کو بَہُت ہلکی پھُلکی محسوس کر رہی ہوں۔ یہ سُن کر میری آنکھوں میں خوشی کے آنسو آ گئے، میرے دل میں ایک اطمینان کی کیفیت پیدا ہوئی کہ سفر کی

نیت کی اہمیت

نیّت کی بَرَکت سے دعا کو مقبولیّت مل گئی ہے۔ اسلامی بھائی سے ملاقات پر تفصیل عَرض کی، تو اُنہوں نے خوب حوصلہ بڑھایا اور ہمدردانہ مشورہ دیا کہ بِلا تاخیر مَدَنی قافِلے میں سفر کر لیجئے۔ لہٰذا میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے کا مسافِر بن گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں سنّتوں بھرے سفر اور اس دوران عاشِقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے ہمارے گھر میں مَدَنی ماحول بن گیا، مجھ جیسا ماڈَرن نوجوان داڑھی اور عِمامہ سجا کر سنّتوں کی خدمت میں لگ گیا، امّی جان اور میرے بچّوں کی ماں دونوں اسلامی بہنوں کے اجتماع میں شرکت کرتی ہیں ۔ غور فرمایئے! میں نے صِرف مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی اور اس کے سبب بَرَکت ہی بَرَکت ہو گئی تو نہ جانے مَدَنی قافِلوں میں سنّتوں بھرے سفر کی کیا کیا مَدَنی بہاریں ہوں گی! کاش ہر اسلامی بھائی ہر ماہ کم از کم تین دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کا عادی بن جائے۔

اچّھی نیّت کا پھل پاؤ گے بے بدل	سب کرو نیّتیں قافلے میں چلو
دُور بیماریاں اور ناداریاں	ہوں ٹلیں مشکلیں قافلے میں چلو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافِلے کی نیّت کرنے والے کا بیڑا پار ہو گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ماں کی صحّت کے ساتھ ساتھ گھر بھر کیلئے آخِرت کی راحت کے حُصول کیلئے تیّاریوں کا بھی سامان ہو گیا۔

(نیکی کی دعوت، ص ۱۰۸ تا ۱۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سےمَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"شانِ امامِ اعظم ابو حنیفہ" کے اُنیس حُرُوف کی نسبت سے تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کے 19 مَدَنی پھول

* حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم سرِ اقدس میں اکثر تیل لگاتے اور داڑھی مبارَک میں کنگھی کرتے تھے اور اکثر سرِ مبارَک پر کپڑا (یعنی سر بند شریف) رکھتے تھے یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل سے تر ہو جاتا تھا (اَلشَّمائِلُ الْمُحَمَّدِیَّۃ لِلتِرمِذی ص ۴۰ حدیث ۳۲) معلوم ہوا "سر بند" کا استعمال سنّت ہے، اسلامی بھائیوں کو چاہیئے کہ جب بھی

نیت کی اہمیت

سر میں تیل ڈالیں، ایک چھوٹا سا کپڑا سر پر باندھ لیا کریں، اِس طرح اِنْ شَآءَ اللّٰہعَزَّ وَجَلَّ ٹوپی اور عمامہ شریف تیل کی آلودگی سے کافی حد تک محفوظ رہیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کا برسہا برس سے بہ نیّتِ سنّت "سر بند" استِعمال کرنے کا معمول ہے * فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: "جس کے بال ہوں وہ ان کا احترام کرے" (ابوداوٗد ج۴ص۱۰۳حدیث ۴۱۶۳) یعنی انہیں دھوئے، تیل لگائے اور کنگھی کرے (اَشِعَّۃُ اللَّمعات ج۳ص۶۱۷) سر اور داڑھی کے بال صابن وغیرہ سے دھونے کا جن کا معمول نہیں ہوتا اُن کے بالوں میں اکثر بدبُو ہو جاتی ہے خود کو اگرچِہ بدبُو نہ آتی ہو مگر دوسروں کو آتی ہے۔ منہ، بالوں، بدن اور لباس وغیرہ سے بدبو آتی ہو اِس حال میں مسجِد کا داخِلہ حرام ہے کہ اس سے لوگوں اور فرِشتوں کو ایذا ہوتی ہے۔ ہاں بدبو ہو مگر چھپی ہوئی ہو جیسے بغل کی بدبو تو اِس میں حرج نہیں * حضرتِ سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دن میں دو مرتبہ تیل لگاتے تھے (مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج۶ ص۱۱۷) بالوں میں تیل کا بکثرت استعمال خصوصاً اہلِ علم حضرات کے لئے مفید ہے کہ اس سے سر میں خشکی نہیں ہوتی، دِماغ تر اور حافِظہ قوی ہوتا ہے * فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: "جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو بھنووں (یعنی اَبروئوں) سے شروع کرے، اس سے سر کا درد دُور ہوتا ہے" (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص۲۸حدیث ۳۶۹) * "کَنزُ العُمّال" میں ہے: پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم جب تیل استعمال فرماتے تو پہلے اپنی اُلٹی ہتھیلی پر تیل ڈال لیتے تھے ، پھر پہلے دونوں اَبروؤں پر پھر دونوں آنکھوں پر اور پھر سرِ مبارک پر لگاتے تھے (کَنْزُ العُمّال ج ۷ ص ۴۶ رقم ۱۸۲۹۵) *"طَبرانی" کی روایت میں ہے: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم جب داڑھی مبارک کو تیل لگاتے تو " عَنْفَقَہ "(یعنی نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں) سے اِبتِداء فرماتے تھے (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج ۵ ص ۳۶۶ حدیث ۷۶۲۹) * داڑھی میں کنگھی کرنا سنّت ہے (اَشِعَّۃُ اللَّمعات ج ۳ ص ۶۱۶) * بغیر بِسمِ اللہ پڑھے تیل لگانا اور بالوں کو خشک اور پَراگندہ (پَرا۔گندہ یعنی بکھرے ہوئے) رکھنا خلافِ سنّت ہے * حدیثِ پاک میں ہے: جو بغیر بِسمِ اللہ پڑھے تیل لگائے تو 70 شیاطین اس کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں (عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ لابن السنی ص ۳۲۷ حدیث ۱۷۳) * حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی نقل کرتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مؤمن کے شیطان اور کافر کے شیطان میں ملاقات ہوئی، کافر کا شیطان خوب موٹا تازہ اور اچّھے لباس میں تھا۔ جبکہ مومِن کا شیطان دُبلا پتلا، پَراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) بالوں والا اور بَرَہنہ (بَ۔رَہْ۔نہ یعنی ننگا) تھا۔ کافر کے شیطان نے مومن کے شیطان سے پوچھا: آخِر تم اتنے کمزور کیوں ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں ایک ایسے شخص کے ساتھ ہوں جو کھاتے پیتے وَقت بِسمِ اللہ شریف پڑھ لیتا ہے تو میں بھوکا و پیاسا رہ جاتا ہوں، جب تیل لگاتا ہے

نیت کی اھمیت

توبِسمِ اللہ شریف پڑھ لیتا ہے تو میرے بال پَراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) رہ جاتے ہیں۔ اِس پر کافر کے شیطان نے کہا: میں تو اَیسے کے ساتھ ہوں جو ان کاموں میں کچھ بھی نہیں کرتا لہٰذا میں اس کے ساتھ کھانے پینے، لباس اور تیل لگانے میں شریک ہو جاتا ہوں (اِحیاءُ العُلوم ج۳ص۴۵) * تیل ڈالنے سے قبل "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھ کر الٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالئے، پھر پہلے سیدھی آنکھ کے ابرو پر تیل لگایئے پھر الٹی کے، اس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر، پھر اُلٹی پر، اب سر میں تیل ڈالئے۔ اور داڑھی کو تیل لگائیں تو نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں سے آغاز کیجئے * سرسوں کا تیل ڈالنے والا ٹوپی یا عمامہ اُتارتا ہے تو بعض اوقات بدبُو کا بھپکا نکلتا ہے لہٰذا جس سے بن پڑے وہ سر میں عُمدہ خوشبو دار تیل ڈالے، خوشبو دار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عطر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے، خوشبو دار تیل تیّار ہے۔ سر اور داڑھی کے بالوں کو وقتاً فوقتاً صابُون سے دھوتے رہئے * عورَتوں کو لازم ہے کہ کنگھی کرنے میں یا سر دھونے میں جو بال نکلیں انھیں کہیں چھپا دیں کہ ان پر اجنبی (یعنی ایسا شخص جس سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام نہ ہو) کی نظر نہ پڑے (بہارِ شریعت ج۳ص۴۴۹) * خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحمۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔ (ترمذی ج۳ص۲۹۳ حدیث ۱۷۶۲) یہ نہی (یعنی مُمانَعت مکروہِ) تنزیہی

(تَن۔زِی۔ہی) ہے اور مقصد یہ ہے کہ مرد کو بناؤ سنگھار میں مشغول نہ رہنا چاہیے (بہارِ شریعت ج۳ص ۵۹۲) امام مناوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جس شخص کو بالوں کی کثرت کی وجہ سے ضرورت ہو وہ مُطلقاً روزانہ کنگھی کر سکتا ہے (فَیضُ القدیر ج۶ص ۴۰ ۴) خبار گاہِ رضویت میں ہونے والے سُوال وجواب ملاحَظہ ہوں ، سُوال: کنگھا داڑھی میں کس کس وقت کیا جائے ؟ جواب: کنگھے کے لیے شریعت میں کوئی خاص وَقت مقرر نہیں ہے اِعتِدال (یعنی مِیانہ رَوی) کا حکم ہے، نہ تو یہ ہو کہ آدمی جناتی شکل بنا رہے نہ یہ ہو کہ ہر وقت مانگ چوٹی میں گرفتار (فتاوٰی رضویہ ج۲۹ص ۹۲، ۹۴) * کنگھی کرتے وقت سیدھی طرف سے ابتدا کیجئے چنانچہ اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: شَہَنشاہِ خیر الانام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم ہر کام میں دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے شُروع کرنا پسند فرماتے یہاں تک کہ جُوتا پہننے، کنگھی کرنے اور طہارت کرنے میں بھی (بُخاری ج ا ص ۸۱ حدیث ۱۶۸) شارِحِ بخاری حضرتِ علّامہ بدرُالدّین عینی حنفی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ تین چیزیں بطورِ مثال ارشاد فرمائی گئیں ہیں، ورنہ ہر کام جو عزّت اور بُزُرگی رکھتا ہے اُسے سیدھی طرف سے شُروع کرنا مستحب ہے جیسے مسجِد میں داخِل ہونا، لباس پہننا، مِسواک کرنا، سُرمہ لگانا، ناخن تَراشنا، مُونچھیں کاٹنا، بغلوں کے بال اُتارنا، وُضُو، غسل کرنا اور بیتُ الخلا سے باہَر آنا وغیرہ اور جس کام میں یہ (یعنی بُزُرگی والی) بات نہیں جیسے مسجد سے باہَر آنے، بیتُ

نیت کی اہمیت

الخلا میں داخِل ہونے، ناک صاف کرنے، نیز شلوار اور کپڑے اُتارتے وقت بائیں (یعنی اُلٹی طرف) سے ابتدِا کرنا مستحب ہے (عُمدۃُ القاری ج۲ ص۷٦۴) *نمازِ جمعہ کے لیے تیل اور خوشبو لگانا مستحب ہے (بہارِ شریعت ج۱ ص۷۷۴) *روزے کی حالت میں داڑھی مونچھ میں تیل لگانا مکروہ نہیں مگر اس لیے تیل لگایا کہ داڑھی بڑھ جائے، حالانکہ ایک مُشت (یعنی ایک مُٹھی) داڑھی ہے تو یہ بغیر روزے کے بھی مکروہ ہے اور روزے میں بدَرَجہ اَولیٰ (ایضاً ص۹۹۷) *میِّت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھی کرنا، ناجائز و گناہ ہے۔ (دُرِّ مُختار ج۳ ص۱۰۴) لوگ میِّت کی داڑھی مونڈ ڈالتے ہیں یہ بھی ناجائز گناہ ہے۔ گناہ میِّت پر نہیں مونڈنے اور اِس کا حکم کرنے والوں پر ہے۔

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضاؔ

صبحِ عارِض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو (حدائق بخشش شریف)

ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب ''سنتیں اور آداب'' ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو

سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو

ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد